بسم اللہ الرحمن الرحیم

BAHADUR YAR JUNG ACADEMY

بہادر یار جنگ اکیڈمی

Nazeeruddin Ahmed
Bahadur Ya
Hyderaba

قائدِ ملت کی وفات پر بلبلِ ہند مسز سروجنی نائیڈو کا پیامِ تعزیت

(مترجمہ محمد عبدالرحمن سعید صدیقی)

اپنی حرماں نصیبی کے نشترِ اوّل سے گھائل ہو کر جبکہ ہم ابھی اندوہ و غم کے سیلاب میں غوطے کھا رہے ہیں، اس لئے [illegible] ادا کرنا دشوار ہے، جو ایسی ہستی کی بے وقت موت کی وجہ سے عائد ہوا ہے، جس نے اپنی زندگی ہی میں وہ عظیم المرتبت حیثیت اختیار کر لی تھی جس کی نظیر صرف ماضی کی داستانوں میں ملتی ہے۔

اس نوجوان دلیر افغان سپاہی کی ذات جو سب کی اس درجہ محبوب اور ہر دلعزیز تھی جسے شباب کی عین بہار میں اجل کے پنجہ نے نہایت المناک طریقہ پر ہم سے جدا کر دیا، جس کی مفارقت پر ملک کے وسیع طول و عرض میں صفِ ماتم بچھی ہوئی ہے، کہیں زیادہ ان صفات سے متصف تھی جو اس کی اپنی بہادر اور شجیع نسل کی ممتاز خصوصیات ہیں۔ قدرت نے اس کو جسم، دماغ اور سیرت کے موثر اور نمایاں محاسن اس محیر العقول فیاضی کے ساتھ عطا کئے کہ ساری دنیا اس کی گرویدہ ہو چکی تھی۔ اس کی ذات جرأت، حسنِ باطن، اخلاص، سادگی، پر جوش اور عالی ہمت انسانیت کا وہ نمونہ تھی جس نے مختلف مذاہب اور مسالک کے بے شمار انسانوں کو وابستۂ دامنِ الفت بنا لیا تھا۔

اس کی خطابت کی سحر آفرینی کا یہ عالم تھا کہ اس کے حسن و کمال نے ان گنت قلوب کے اندر ہیجان پیدا کر دیا۔ حریت کی راہ میں اس کا جذبۂ دروں ناقابلِ شکست اور ان تمام مقاصد کے لئے جن کی اس نے ان تھک جوش اور سرگرمی کے ساتھ حمایت کی، اس کا جذبۂ اشتیاق بے باک تھا۔ ان تمام نعمتوں کے منجملہ خداداد مسلمہ قیادت کی سب سے بڑی نعمت جو قوموں کی زندگی میں بہت کمیاب ہوتی ہے، اس مردِ مجاہد کو حاصل تھی۔ اگر اس کی عمر وفا کرتی تو زمانہ کا امتداد اس نعمت کے حسن کو دوبالا کر دیتا اور تجربہ کی پختگی اس کو تمکنت کی ایسی گراں مایہ متاع کی صورت میں تبدیل کر دیتی جو نہ صرف ہندوستان بلکہ سارے عالمِ اسلام کی خدمت کے لئے مفید ثابت ہوتی۔ لیکن بہادر خاں جیسے انسان درحقیقت فنا نہیں ہوتے بلکہ ان بیشمار افراد کی مساعی کی بدولت اپنی تمناؤں، آرزوؤں اور خوابوں کی تعبیر پا لیتے ہیں جن کو انہوں نے اپنے مقناطیسی جذب و کشش سے متاثر کیا تھا۔ بہت ہی با اقتدار ہستیوں کے لئے ان لاکھوں انسانوں کا دلی سادہ والہانہ خراجِ عقیدت بجا طور پر قابلِ رشک ہو سکتا ہے جو اس کے جنازہ کے جلوس کے موقعہ پر [illegible] لیکن پُرشکوہ منزل پر [illegible] ادا کیا گیا۔ یہ اس کی سب سے بڑی فتح اور اس خاکدانِ ارضی میں اس کی حیاتِ جاویدہ کا درخشاں تاج ہے۔

جمعیت مسلم نوجوانان دکن کا وفد

جو ۱۹۳۹ء میں قائداعظم محمدؒ علی جناح سے حیدرآباد دکن

آمد کے موقع پر ملا تھا

دائیں سے بائیں:۔ محمد عبدالرزاق شریک معتمد قائد ملت نواب بہادر یار جنگ
صدر مجلس اتحادالمسلمین۔قائداعظم محمدؒ علی جناحؒ۔ محمد حسام الدین خاں غوری
صدر جمعیت مسلم نوجوانان۔ سید خواجہ برہان اللہ معتمد عمومی جمعیت نوجوان
نواب بہادر یار جنگ نے راقم الحروف کے کہنے پر سید خواجہ برہان اللہ صاحب
کی علیگڈھ کالج میں وظیفہ اور داخلہ کے لیے ڈاکٹر ضیاء الدین کو سفارش کی تھی

جو تاثیر بہ نسبت اولوالعزم خاندان سادات کے دکن میں ہے ان کے متعلق

ڈاکٹر اقبال مرحوم نے جو کچھ لکھا ہے وہ دیکھنے کے قابل ہے۔

نیز صاحب کا کہنا ہے کہ:-

میرے نزدیک نواب بہادر یار جنگ بہادر کا مسلک

مدینہ طیبہ میں منتقل ہو گیا ہوگا۔ اس قسم کی بہت سی وارداتیں ہو گئی ہیں۔

اگر جناب چاہیں تو اس کو خود بھی اخبارات کے حوالہ کر دیا جائے

دنیا کو معلوم ہو سکے کہ جو شخص فنا فی اللہ مخلوق خدا کے لئے اپنا سب کچھ

قربان کر دیتا ہے خداوند کریم مراتب میں کس قدر ترقی عطا فرماتا ہے۔

ہل جزاء الاحسان الا الاحسان

ایک خادم

بخدمت شریف جنابہ بیگم صاحبہ قائد ملت مرحوم و مغفور

السلام علیکم و رحمتہ اللہ برکاتہ

افسوس صد افسوس ۔ واحسرتا کہ ہمارا قائد ملت ۔ اور ہماری فوج کا بہادر
کمانڈر ہم سے اچانک و بیوقت چھین لیا گیا ۔ ہم آج جسقدر
صف ماتم بچھائیں کم ہے ۔ ہمارے قلوب جسقدر متاثر ہیں اوسکا
حال خدائے بلند و برتر ہی بہتر جانتا ہے ہم اپنے قائد سے
ہمیشہ کیلئے بچھڑ گئے اور وہ ہمیشہ کیلئے چین و آرام کی نیند سو گیا ۔
خداوند تو اوسکو اپنے فضل و کرم سے اپنی جوار رحمت میں جگہ
اور غم زدہ بیگم صاحبہ کو صبر جمیل عطا فرمائے ۔

۱۲ ماہ رجب المرجب سنہ ۱۳۶۳ھ
یوم سہ شنبہ

شریک غم و الم
فدا علی محمد علی
اسٹیشنری پتھر گٹی
حیدرآباد دکن

(ماتمی جلسہ)

७८६.

मातमी जलसा.

सांगली के तमाम हिंदु मुसलमान भाओीयोंको अित्तेला दीज्याती है के आज शामको साडेपांच बजे मदीना मज्जीद मे कायदे मिल्लत हजरत अल्लामतुल हाज्जनवाब बहादुर यारजंग बहादुर सदर ऑल अिंडिया स्टेट मुस्लिम लीग हुई फेलसे अचानक व बेवक्त अिन्तेकाल पुरमलाल पर मातमी जलसा किया जायेगा अुम्मीद है के तमाम हजरात वक्ते मुकररा पर तशरीफ लाअेंगे.

जलसेसे पहेले कुरआनख्वानी होगी. लिहाजा कुरआने मजीद पढनेवाले लोग जल्द आयें वस्सलाम.

ता. २७।६।४४

सेक्रेटरी सांगली स्टेट मुस्लीम लीग,
सांगली.

रघुवीर प्रेस, सांगली.

[illegible]

[illegible]

السلام علیکم –

میرے ایک دوست شاہ سیّد ولی اللہ صاحب نے کتاب "تبشیر" "امیر رقم نشان"

نے ایک خواب دیکھا تھا جس کو وہ بہت روز سے چھپا رہے تھے۔ ایک وکیل صاحب کے کہنے

سے مولوی امجد صاحب کے خواب پر بحث ہوئی۔ بہرحال آپ بشیر صاحب نے کہا کہ اب ان کا خواب

چاہیے کیونکہ میں نے بھی عجیب خواب دیکھا ہے :-

خواب

"روضۂ مبارک حضرت سیدنا و نبینا و مولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے دروازہ مبارک کے داہنے جانب میں ہوں جو ایک فقیر کی سی شکل میں ہے اور

دروازہ مبارک کے بائیں جانب بالکل میری طرح نواب بہادر خان بہادر جار بیٹھے

ہیں۔ اور مجھکو کہا گیا کہ آج کے چوتھے روز تم کو یہ مقام ملیگا [redacted]"

(چوتھا روز جمعہ پڑتا تھا)

بشیر صاحب کا کہنا ہے کہ مولوی بہادر خان صاحب کی شان میں گستاخی کرنیوالا گنہگار ہوگا

بشیر صاحب کے دادا حافظ سید محمد امیر الدین روشن رقم بشیر الدولہ ضیاء الملک فیض رقم نشان نواب بہادر [illegible]

ظفر نور اللہ مرقدہ کے استاد خط تھے۔ اور بشیر صاحب نواب مکرم جاہ بہادر کے استاد خط ہیں

تجارت اور مصنوعات دکن

قائد ملت نے پارچہ فروخت فرمایا ۔

حیدرآباد ۹ ۔ آذر ۔ کل بتاریخ ۲۱ ۔ رمضان المبارک شام کے ۴ بجے سے رات کے بارہ بجے تک حسب اعلان قائد ملت نواب بہادر یار جنگ بہادر نے " تجارت اور مصنوعات دکن " پر پارچہ فروخت فرمایا ۔ تاریخ کی کافی طور پر تشہیر نہ ہونے کے باوجود عوام کا ازدحام تھا ۔ قائد ملت کو دوکان پر تشریف فرما دیکھ کر چلتی ہوئی موٹریں ٹھہر جاتی تھیں اور عقیدتمند ضرور کوئی پارچہ خریدتے تھے خصوصاً بعد نماز عشاء خریداروں کی بہت زیادہ کثرت ہوگئی ۔ اس اجتماع میں آنریبل مسٹر سید عبد العزیز صدرالمہام عدالت و امور مذہبی سرکار عالی کے علاوہ نواب دوست محمد خان صاحب ۔ نواب ولی داد خان صاحب نواب محمد ماندور خان صاحب ۔ مسٹر محمد یامین زبیری معتمد ملکی مجلس ۔ مولوی سید احمد محی الدین صاحب مدیر " رہبر دکن " مولوی حافظ عبد القدیر صاحب ۔ مولانا سید شاہ نوراللہ حسینی صاحب افتخاری کئی ارکان مجلس عاملہ ملکی مجلس اتحاد المسلمین اور بہت سارے عہدہ دار و کلا شامل تھے ۔ اس مرتبہ ایک بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ دو ایک ساہوکاروں نے بھی دیسی صنعت سے دلچسپی لیتے ہوئے قائد ملت کے ہاتھ سے کپڑا خرید کیا ۔

قائد ملت بار بار عوام سے متوجہ ہو ہوکر فرماتے تھے کہ " تم میں سے دولتمند حضرات سے پہلے میں تمہاری ضرورت پوری کرنا چاہتا ہوں ۔ بتاؤ تم کیا چاہتے ہو ۔ کون کپڑا تمہیں بتاؤں ۔ " غرض اس دلکش پیرایہ میں مال کی تعریف کرتے ہوئے عوام کو مسلم بافندوں کا بنایا ہوا کپڑا خریدنے پر آمادہ کرتے تھے ۔ عوام اپنے قائد کو ایک تجربہ کار تاجر سمجھ کر پھولے نہ سما رہے تھے ۔

(اورینٹ پریس)

رہبر دکن

۱۰ ۔ آذر سنہ ۱۳۵۱ ف مطابق

۱۵ ۔ اکتوبر سنہ ۱۹۴۱ ع چہارشنبہ